

پاکستان میں نفاذِ شریعت کی طرف پہلی پیش رفت 12 مارچ 1949ء کو قراردادِ مقاصد کی منظوری کے ذریعے ہوئی۔ اگلے ہی سال یعنی 1950ء میں مختلف فقہی مکاتبِ فکر کے 31 جیسا اور سر بر آور علماء کا ملکی دستور کے باعیں بنیادی نکات پر کامل اتفاق ہو گیا۔ آج بھی ان نکات کو بنیاد بنا کر پورے ملک میں شریعت کا نفاذ کیا جا سکتا ہے۔ ان نکات میں معاشرے کو عادلانہ اور پاکیزہ بنانے کے لیے نہایت عمدہ سفارشات ہیں۔ باعیں نکاتی دستاویز کو اتفاق رائے سے تیار کرنے والے علماء کرام کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

- (1) علامہ سید سلیمان ندوی (صدر مجلس ہذا)
- (2) مولانا سید ابوالا علی مودودی (امیر جماعت اسلامی پاکستان)
- (3) مولانا نشس الحنفی (وزیر معارف، ریاست قلات)
- (4) مولانا بدر عالم (استاذ الحدیث، ٹڈوالہ یار، سندھ)
- (5) مولانا احتشام الحنفی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد، سندھ)
- (6) مولانا محمد عبد الحامد قادری، بدایوی (صدر جمیعت العلماء پاکستان)
- (7) مفتی محمد شفیع (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)
- (8) مولانا محمد ادريس کاندھلوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ، بہاولپور)
- (9) مولانا خیر محمد (مہتمم مدرسہ خیر المدارس، ملتان شہر)
- (10) مولانا مفتی محمد حسن (مہتمم مدرسہ اشرفیہ، نیلاں گنبد، لاہور)
- (11) پیر صاحب محمد امین الحنفی (ماکنی شریف، سرحد)
- (12) مولانا محمد یوسف بنوی (شیخ الفہیر، اشرف آباد، سندھ)
- (13) حاجی خادم الاسلام محمد امین (الجہاں آباد، پشاور، صوبہ سرحد) خلیفہ حاجی ترنگ زئی
- (14) قاضی عبدالصمد سر بازی (قاضی قلات، بلوچستان)
- (15) مولانا اطہر علی (صدر جمیعت العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)
- (16) مولانا ابو حسن محمد صالح (امیر حزب اللہ، مشرقی پاکستان)
- (17) مولانا راغب حسن (نائب صدر جمیعت العلماء اسلام مشرقی پاکستان)
- (18) مولانا محمد حسیب الرحمن (سرینہ شریف، مشرقی پاکستان)
- (19) مولانا محمد علی جاندھری (مجلس احرار اسلام، پاکستان)
- (20) مولانا داود غزنوی (صدر جمیعت الہمدادیت، مغربی پاکستان)
- (21) مفتی جعفر حسین مجہد (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام)
- (22) مفتی حافظ کلفایت حسین مجہد (ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان، لاہور)
- (23) مولانا محمد اسماعیل (ناظم جمیعت الہمدادیت، پاکستان، گوجرانوالہ)
- (24) مولانا حبیب اللہ (جامعہ دینیہ دارالاہمی، ٹھیکھی، خیر پور میر)
- (25) مولانا احمد علی (امیر انجمن خدام الدین شیر انوالہ دروازہ، لاہور)
- (26) مولانا محمد صادق (مہتمم مدرسہ مظہر العلوم، کھٹدہ، کراچی)
- (27) پروفیسر عبدالحالق (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام)
- (28) مولانا نشس الحنفی فرید پوری (صدر مہتمم مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ)
- (29) مولانا مفتی صاحب دادغی عنہ (سندھ، مدرسہ الاسلام، کراچی)
- (30) مولانا محمد ظفر احمد انصاری (سکریٹری بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز، پاکستان)
- (31) پیر صاحب محمد ہاشم مجددی (ٹڈو سائیں داد، سندھ)

دستورِ اسلامی کے بائیکیں متفقہ نکات

- اصل حاکم تشریعی و تکوئی حیثیت سے اللہ رب العزت ہے۔
- ملک کا قانون کتاب و سنت پر مبنی ہوگا اور کوئی ایسا قانون نہ بنایا جائے گا نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جائے گا جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔
- یہ ملک کسی جغرافیائی، نسلی، اسلامی یا کسی اور تصور پر نہیں بلکہ اُن اصول و مقاصد پر مبنی ہوگا جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطہ حیات ہے۔
- اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن و سنت کے بنائے ہوئے معروفات کو قائم کرے، منکرات کو مٹائے اور شعائرِ اسلامی کے احیاء و اعلاء اور مسلمہ اسلامی فرقوں کو اُن کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری تعلیم کا انتظام کرے۔
- اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مسلمانانِ عالم کے رشتہ اتحاد و اخوت کو قوی سے قوی تر کرے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصیتِ جاہلیہ کی بندید پر نسلی، اسلامی، علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ و استکامہ کا انتظام کرے۔
- مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کی انسانی ضروریات یعنی غذا، لباس، مسکن، معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہوگی جو اکتسابِ رزق کے قابل نہ ہوں یا عارضی طور پر بے روزگاری یا باری یا دوسرا دجوہ سے فی الحال سمعی اکتساب پر قادر نہ ہوں۔
- باشندگانِ ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعتِ اسلامیہ نے اُن کو عطا کیے ہیں۔ یعنی حدود قانون کے اندر تحفظِ جان و مال و آبرو، آزادی مذہب و مسلک، آزادی عبادت، آزادی ذات، آزادی اظہارِ رائے، آزادی تقلیل و حرکت، آزادی اجتماع، آزادی اکتسابِ رزق، ترقی کے موقع میں یکسانی اور رفاقتی اداروں سے استفادے کا حق۔
- ذکورہ بالحقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کے سند جواز کے بغیر کسی وقت سلب نہ کیا جائے اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو بغیر فراہمی موقع صفائی و فیصلہ عدالت کوئی سزا نہ دی جائے گی۔
- مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود و قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ انہیں اپنے بیرونیوں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔
- اُن کے شخصی معاملات کے فیصلے، اُن کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ اُن ہی کے قاضی یہ فیصلے کریں۔
- غیر مسلم باشندگانِ مملکت کو حدود و قانون کے اندر مذہب و عبادات، تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کے فیصلے اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرنا کا حق حاصل ہوگا۔
- غیر مسلم باشندگانِ مملکت سے حدود و شریعہ کے اندر جو معاملات کیے گئے ہوں، اُن کی پابندی لازمی ہوگی اور جن حقوقِ شہری کا ذکر درفعہ نمبر 7 میں کیا گیا ہے، اُن میں غیر مسلم باشندگانِ ملک اور مسلم باشندگانِ ملک برابر کے شریک ہوں گے۔
- رئیسِ مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تین، صلاحیت اور اصابتِ رائے پر جمہور یا اُن کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔
- رئیسِ مملکت ہی نظمِ مملکت کا اصل ذمہ دار ہوگا۔ البتہ وہ اپنے اختیارات کا کوئی جزو کسی فرد یا کسی جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔
- رئیسِ مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں شورائی ہوگی، یعنی وہ ارکانِ حکومت اور منتخب نمائندگانِ جمہور سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔
- رئیسِ مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ دستور کو کلایا جزاً و متعطل کر کے شورائی کے بغیر حکومت کرنے لگے۔
- جو جماعت رئیسِ مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی وہی کثرت رائے سے اُسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔
- رئیسِ مملکت شہری حقوق میں عامۃِ اُمّتیں کے برابر ہوگا اور قانون مواخذہ سے بالاتر نہ ہوگا۔
- ارکان و عمال حکومت اور شہری کے لیے ایک ہی قانون و ضابطہ ہوگا اور دونوں پر عامہِ انتخابیں ہی اُسے نافذ کریں گی۔
- مکملہ عدالیہ، محکمہ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہوگا تاکہ عدالیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں انتظام سے اثر پذیر نہ ہو۔
- ایسے انکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت منوع ہوگی جو مملکتِ اسلامی کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔
- ملک کے مختلف ولایات و اقطاع، مملکت و احده کے اجزاء انتظامی متصور ہوں گے۔ اُن کی حیثیت نسلی، اسلامی یا قبائلی و احده جات کی نہیں بلکہ انتظامی علاقوں کی ہوگی، جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مرکزی سیادت کے تابع انتظامی اختیارات پر دکرنا جائز ہوگا، مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہوگا۔
- دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہوگی جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔